سوال

(38) زکاۃ کرایہ پر دیےگئے مکانات کے مالیت پر یا کرایہ پر ہوگی؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

ایک شخص کے پاس کچھ مکانات ہیں جو کہ کرایہ پر دیےگئے ہیں، زکاۃ آیا ان کے کرائے پر نکالی جائے گی یا ان مکانات کی کل مالیت پر؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

زکاۃ ان مکانات کے کرایہ پر نکالی جائے گی، اس لیے کہ یہ مکان خرید و فروخت کے لیے نہیں رکھے گئے بلکہ بغرض آمدنی رکھے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَنفِقُوا۟ مِن طَيِّبَـٰتِ مَا كَسَبْتُمْ ... ۲۶۷ سورة البقرة

''اے ایمان والو! خرچ کرو اپنی پاک کمائی میں سے۔،، (سورۃ البقرہ: آیت نمبر 167)

عربی میں کسب اور اکتساب اصل مال سے حاصل ہونے والی آمدنی کو کہا جاتا ہے چونکہ صورت مذکورہ میں اصل مال تو مکانات ہیں لیکن ان سے آمدنی کرائے کی شکل میں حاصل ہوتی ہے، اس لیے ایک سال گزر جانے کے بعد جو کچھ آمدنی حاصل ہو اس پر زکاۃ ادا کی جائے، بشرطیکہ یہ آمدنی بقدر نصاب ہو چکی ہو۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

زکاۃ کے مسائل، صفحہ: 325

محدث فتویٰ